دورانِ تلاوت اگر کوئی سلام کرے تو اس کا جواب کس وقت دینا واجب ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12967

تاریخ اجراء: 06 صفر المظفر 1445 ھ / 24 اگست 2023 ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر ہم قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہے ہوں اور کوئی ہمیں سلام کرلے تو کیا اُسی وقت جواب دینا واجب ہو گا یا پھر تلاوت مکمل کر لینے کے بعد بھی اُس سلام کا جواب دے سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں دورانِ تلاوت کیے گئے سلام کا جواب دینے یا نہ دینے کا آپ کو اختیار ہے، البتہ یہاں جواب دینا بہر صورت واجب نہیں۔

تلاوت کرنے والے شخص کو کسی نے سلام کیا تو اس پر سلام کا جواب دینا واجب نہیں۔ جیسا کہ تبیین الحقائق، بحر الرائق، فتاوی شامی وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "والنظم للآخر" قال: **یکرہ السلام علی المصلی، و القاریء**، والجالس للقضاء او البحث فی الفقه، او التخلی؛ **ولو سلم علیھم لا یجب علیھم الرد؛ لانه فی غیر محله اھ**۔ ومفادہ ان کل محل لا یشرع فیه السلام لا یجب ردہ۔ **وفي شرح الشرعة: صرح الفقهاء بعدم وجوب الرد في بعض المواضع**: القاضي إذا سلم عليه الخصمان، والأستاذ الفقيه إذا سلم عليه تلميذه أو غيره أوان الدرس، وسلام السائل، **والمشتغل بقراءة القرآن**، والدعاء حال شغله، والجالسين في المسجد لتسبيح أو قراءة أو ذكر حال التذكير اھ" یعنی صاحبِ بحر فرماتے ہیں کہ نمازی، قاری، لوگوں میں فیصلہ کرنے کے لیے بیٹھے ہوئے، فقہی مسائل میں تکرار کرنے والے یا بیت الخلاء میں مشغول شخص کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ اگر کوئی انہیں سلام کرلے تو ان پر جواب دینا واجب نہیں، کیونکہ یہ غیر محل میں سلام کرنا ہے الخ۔ اس سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ ہر وہ محل جہاں سلام مشروع نہیں تو وہاں اس کا جواب دینا بھی

واجب نہیں۔ "شرح الشرعہ" میں مذکور ہے کہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق بعض مواقع پر سلام کا جواب دینا واجب نہیں ہے، جیسا کہ قاضی کہ جب مدعی اور ملزم اسے سلام کریں، فقیہ استاد کہ جب اسے شاگرد یا کوئی اور شخص دورانِ درس سلام کرے، بھیک مانگنے والے کا سلام کرنا، قرآن کی تلاوت میں مشغول شخص کو سلام کرنا، دعا میں مشغول شخص کو سلام کرنا، مسجد میں تسبیح، قراءت یا آخرت کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہوئے افراد کو سلام کرنا الخ۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ، ج01، ص618، مطبوعہ بیروت)

مزید ایک دوسرے مقام پر علامہ شامی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں: "وفی الاختیار: من جلس یفقه تلامذته ویقرئهم القرآن فدخل علیه داخل فسلم وسعه ان لا یرده؛ لانه انما جلس للتعلیم لا لرد السلام اھ۔" یعنی اختیار میں ہے کہ جو شخص اپنے شاگردوں کو فقہ پڑھا رہا ہو یا وہ انہیں قرآن پڑھا رہا ہو، پھر کوئی آنے والا انہیں سلام کرے تو ان کے لئے جائز ہے کہ وہ اس کے سلام کا جواب نہ دیں، کیونکہ وہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیٹھے ہیں سلام کا جواب دینے کے لئے نہیں۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج06، ص415، مطبوعہ بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "**جن صورتوں میں سلام مکروہ ہے جیسے مصلی یا تالی یا ذاکر یا مستنجی یا آکل پر ان لوگوں کو اختیار ہے کہ جواب دیں یا نہ دیں**۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔" (فتاوی رضویہ، ج22، ص419، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: "کوئی شخص تلاوت میں مشغول ہے یا درس و تدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے تو اس کو سلام نہ کرے۔ اسی طرح اذان و اقامت و خطبہ جمعہ و عیدین کے وقت سلام نہ کرے۔ سب لوگ علمی گفتگو کر رہے ہوں یا ایک شخص بول رہا ہے باقی سن رہے ہوں، دونوں صورتوں میں سلام نہ کرے، مثلاً عالم وعظ کہہ رہا ہے یا دینی مسئلہ پر تقریر کر رہا ہے اور حاضرین سن رہے ہیں، آنے والا شخص چپکے سے آکر بیٹھ جائے سلام نہ کرے۔ عالمِ دین تعلیم علمِ دین میں مشغول ہے، طالب علم آیا تو سلام نہ کرے اور سلام کیا تو اس پر جواب دینا واجب نہیں۔۔۔۔ جو شخص ذکر میں مشغول ہو اس کے پاس کوئی شخص آیا تو سلام نہ کرے اور کیا تو ذاکر (ذِکر کرنے والے) پر جواب واجب نہیں۔" (بہار شریعت، جلد03، صفحہ462، مکتبۃ المدینہ، ملتقطاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net